رسم عثمانی کے اصول وضوابط ''المقنع'' اور ''عقیلہ'' کے ذریعہ علمائے امت میں
معروف ہیں اسی لئے مصحف کی تطبیق کا معمول ہمیشہ دانی اور شاطبی
کے اصول سے رہا ہے

برصغیر کے متداول مصاحف رسم عثمانی
کے مطابق ہے

تالیف
مفتی رشید احمد فریدی
استاذ مدرسہ مفتاح العلوم، تراج ضلع: سورت
گجرات، الہند

رسم عثمانی کے اصول وضوابط ''المقنع'' اور ''عقیلہ'' کے ذریعہ علمائے امت میں
معروف ہیں اسی لئے مصحف کی تطبیق کا معمول ہمیشہ دانی اور شاطبی
کے اصول سے رہا ہے

برصغیر کے متداول مصاحف رسم عثمانی کے مطابق ہیں

﴿تالیف﴾
مفتی رشید احمد فریدی
استاذ مدرسہ مفتاح العلوم، تراج ضلع: سورت
گجرات، الہند

فہرست مضامین

(۱) تقریظ

از حضرت مولانا محمد شفاعت ربانی مدظلہ العالی

محقق فن رسم المصاحف ''مجمع ملک فہد'' مدینہ منورہ

حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی یہ تحریر پڑھ کر دل باغ باغ ہوگیا، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ، اسے ہم پاکستان میں چھاپنا چاہتے ہیں، اسکی سوفٹ کاپی ارسال کردیں تو آپ کی مہربانی ہوگی، جزاکم اللہ خیرا۔

محمد شفاعت ربانی

مدینہ منورہ

(۲) تقریظ

از حضرت مولانا ابراہیم صاحب پٹنی مدظلہ العالی

سابق استاذ حدیث وتفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل، گجرات

............فاضل مؤلف زید مجدہ کو حق تعالیٰ شانہ قرآن مجید اور امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ فقط

محمد ابراہیم پٹنی حفظہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿تمہید﴾

الحمد لاھلہ و الصلاۃ علی اھلھا۔امابعد

قرآن کریم اپنے نظم اور معنی دونوں اعتبار سے معجزہ ہے،جس طرح وہ فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے معجزہ ہے اسی طرح طریقۂ کتابت وطرزِنقوش یعنی رسم الخط کے اعتبار سے بھی معجزہ ہے۔قرآن کریم کے رسم الخط کی حقیقت کیا ہے؟اسے رسم عثمانی کیوں کہتے ہیں ،قرآن پاک کا رسم عثمانی کے مطابق ہونا ضروری ہے اور امت میں متداول مصاحف رسم عثمانی کے مطابق ہیں وغیرہ ان امور کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے البتہ رسم المصحف سے متعلق بہت اختصار کے ساتھ ایک تاریخی حقیقت پیش کی جاتی ہے تا کہ قرآن پاک کا رسم عثمانی کے مطابق ہونے کا مطلب واضح ہوجائے اور اگر کسی کوخلجان ہوتو دور ہوجائے۔

﴿فن رسم کی بنیادی کتاب﴾

حضرات!یہ مسلّم حقیقت ہے کہ قرآن کریم کا رسم الخط یعنی رسم عثمانی پر صحابہ و تابعین کا اجماع ہوا ہے اور آج تک پوری امت مسلمہ کا اسپر اتفاق قائم ہے یہ رسم عثمانی سماعی بلکہ توقیفی ہے جو بہت سے اسرار وحِکَم پر مشتمل ہے ۔ملاحظہ ہوعنوان الدلیل فی مرسوم خط التنزیل پس معلوم ہونا چاہئے کہ خلیفۂ راشد حضرت عثمان غنیؓ کے حکم سے جب مصحف صدیقی کے لغت قریش پر متعدد نسخے تیار کئے گئے اور کوفہ،بصرہ،مکہ،مدینہ اور

شام و بحرین روانہ کئے گئے اور اسکے مطابق نسخ و نقل کا فرمان امیر المؤمنین نے جاری کیا تو نسخ مصاحف کا سلسلہ قائم ہوگیا لیکن یہ سب بے نقط و بے اعراب تھے اور جب نقطے و اعراب لگائے گئے تو امت نے عظمت سے اسکا استقبال کیا اور بہت سرعت سے بااعراب و بانقط مصاحف کا زریں سلسلہ چل پڑا، ساتھ ساتھ حضرات تابعین و تبع تابعین نے نظم قرآن سے متعلق قراءات مسندہ اور کلمات قرآنیہ کے طرز نقوش وطریقۂ کتابت کو بھی اپنی کتابوں میں ضبط کیا۔ چنانچہ قراءات مسندہ پر اور رسم المصحف کی تحقیق میں متقدمین کی تصنیفات ''کتاب القراءات'' اور ''کتاب المصاحف'' کے نام سے وجود میں آئیں (دیکھئے فہرست ابن الندیم) گویا رسم عثمانی جس سے نظم قرآن مزین ہے اسکا ذکر کتابوں میں بھی محفوظ ہو چکا تھا اگر چہ بحیثیت علم وفن یکجا نہیں تھا یہاں تک کہ چوتھی صدی میں جو کہ سلَف کا زمانہ ہے اللہ تعالی نے ابوعمرو عثمان الدانی کو فن رسم کے مدون اور واضع کی حیثیت سے ظاہر فرمایا آپ نے عراق وحجاز اور شام وغیرہ کے مصاحف قدیمہ کو غائر نظر سے ملاحظہ کر کے اور متقدمین کی کتاب المصاحف کو مدنظر رکھ کر تمام کلمات قرآنیہ کے طرزِ خط و طریقۂ کتابت کو اجمال مگر جامع انداز میں یکجا کیا اور اسکے متعلق کلی یا جزئی ہدایات اپنی کتاب ''المقنع'' میں درج فرمائی ہیں یہی ہدایات خط مصحف کے اصول وضوابط قرار پائے اور یہی اصول وضوابط رسم المصحف یا رسم عثمانی کہلاتے ہیں جسکی مطابقت کلام اللہ کے قرآن ہونے کے لئے ایک شرط لازم ہے علامہ دانی کی ''المقنع'' اس موضوع پر اساس و خشت اول کی حیثیت رکھتی ہے۔

﴿امام دانی کے اصول وترجیحات پر امت کا تعامل﴾

علامہ دانی کے بیان کردہ اصول و مستثنیات سے آپ کے شاگرد ابوداؤد سلیمان ابن نجاح جو المقنع کے راوی بھی ہیں بعض اصول و جزئیات میں خصوصا الف کے حذف و اثبات میں اپنے استاذ سے اختلاف رکھتے ہیں جیسا کہ نثر المرجان میں جابجا انکے اختلاف کو نقل بھی کیا ہے مگر عملاً امام دانی کے ہی بیان کردہ اصول وفروع پر علمائے امت نے عنایت وتوجہ مبذول فرمائی ہے اور اسکی پذیرائی کی ہے۔اور مصاحف کے نقل میں ان اصول کی رعایت کی جانے لگی ، پھر ایک صدی سے زائد عرصہ کے بعد فن قرأت ورسم کی ایک عبقری شخصیت حافظ حدیث ماہر عربیت رئیس القراء علامہ ابومحمد قاسم الشاطبی نے ''المقنع ،،کو''عقیلہ،، کے لباس فاخرہ میں آراستہ کیا۔پھر شیخ الاسلام علم الدین سخاوی نے'' الوسیلہ،، کے ذریعہ''عقیلہ،، کے محاسن خفیہ کو ظاہر کیا تا کہ اہل علم کما حقہ مستفید ہوسکیں۔خیر علامہ شاطبی کی طرف سے بعض کلمات کا اضافہ ہو یا علامہ سخاوی کی طرف سے بعض ترجیحات ہوں یہ سب علامہ دانی کے اصول وضوابط کے دائرہ سے خارج نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ عالم اسلام میں نقل مصاحف کے سلسلہ میں ہمیشہ دانی وشاطبی کے پیش کردہ اصول و ترجیحات کو اختیار کیا گیا ہے اوراس پر تعامل و توارث قائم ہے۔گویا جس طرح قراءات متواترہ ائمہ قرأت کے نام کی طرف منسوب ہوکر معروف ہوگیا کچھ اسی طرح قرآن مجید کا ''رسم عثمانی'' تو حضرت عثمان غنیؓ کی طرف ہی منسوب ہے البتہ علامہ دانی کی امامت و سیادت فن رسم میں عنداللہ ایسی مقبول ہوئی کہ رسم عثمانی کی مطابقت کی تحقیق کے لئے''المقنع بلکہ عقیلہ'' سے موافقت کو ضروری تسلیم کیا گیا یہاں تک کہ محقق امام جزری جو بعض جگہ

ابوداؤد سلیمان بن نجاح سے زیادہ موافق نظر آتے ہیں لیکن اصولاً وہ بھی دانی وشاطبی کے ہم خیال ہیں۔

حاصل یہ کہ رسم مصحف میں جو منہج علامہ دانی نے پیش کیا ہے ائمۂ رسم میں اقل قلیل اختلاف کے ساتھ وہی امت میں رائج و معمول ہے۔ اور اہل علم وفن کی دیانت وانصاف پسندی ہر جگہ ہے اور یہاں بھی کہ رسم مصحف کے بیان میں علامہ دانی کے تلمیذ لبیب ابوداؤد کے اختلاف کو بھی ذکر کرتے ہیں مگر عملی طور پر امت میں ابوداؤد کا منہج یعنی ان کے بعض اصول اور ترجیحات کو اختیار نہیں کیا گیا ہے چنانچہ عالم اسلام کے مشہور محقق محدث صاحب التصانیف الکثیر ۃ شیخ محمد زاہد الکوثریؒ نے اپنے مضمون...... میں لکھا ہے کہ ''گذشتہ صدیوں میں مصاحف کے رسم عثمانی کی مطابقت کی تحقیق علامہ شاطبی کی ''الرائیۃ'' اوراس جیسی کتابوں سے کی جاتی تھی''

﴿ابوداؤد کی ترجیحات کا حامل پہلا مصحف﴾

مستشرقین کی تحقیقی کاوشوں کے نتیجہ میں جب امام دانی کے شاگرد سلیمان بن نجاح کی کتاب ''التبیین'' دستیاب ہوئی تو امام دانی کی ترجیحات پرتعامل وتوارث قائم ہونے کے باوجود ابن نجاح کے اصول کو مدنظر رکھکر ایک جدید مصحف تیار کیا گیا چنانچہ شیخ محمد شفاعت ربانی محقق فن رسم مجمع ملک فہد مدینہ منورہ حفظہ اللہ نے اپنے مضمون ''برصغیر اور عرب ممالک میں طبع شدہ مصاحف کا رسم الخط علمی وتقابلی جائزہ'' میں لکھا ہے ''اس منہج کو جنہوں نے عملی جامہ پہنایا وہ ہیں مصر کے مشہور عالم وقاری شیخ رضوان مخللاتی متوفی ۱۳۱۱ھ ''یعنی ابوداؤد کی ترجیحات کے مطابق عالم اسلام میں پہلی مرتبہ مصر میں چودھویں صدی کے اوائل میں مصحف منصۂ شہود پر آیا۔ مگر ایک صدی تک یہ مصحف عام نہیں ہوا تھا اسکی

اشاعت کا سہرا مجمع ملک فہد کے سر پر ہے۔ بہر حال عالم اسلام بلکہ پورے عالم میں جہاں بھی مسلمانوں نے قرآن پاک لکھا ہے اگر اس میں رسم عثمانی کی رعایت ہے تو دستورِ کتابت وہی ہے جو شاطبی کے توسط سے عالم میں مشہور ومنقول ہے۔

﴿ برصغیر کے مصاحف دانی کے منہج کے مطابق ہیں ﴾

محترم حضرات! عالم اسلام کا ایک بڑا حصہ ماضی بعید میں غیر منقسم ہند بھی تھا جو برصغیر کہلاتا ہے اس وسیع وعریض ملک میں مسلمانوں کی ۸/سو سالہ کامیاب حکمرانی رہی ہے اور سلاطین نے علم اور اہل علم کی قابل قدر خدمت اور انکی سرپرستی کی بالخصوص اورنگ زیب عالمگیرؒ جو عدل گستری وعلم پروری اور پابندیٔ شرع میں خلیفہ راشد سمجھے گئے ہیں آپ بدست خود مصحف شریف کی عمدہ کتابت کرتے تھے، آپ فن رسم سے بھی واقف تھے آپ کا مصحف راقم نے بالاستیعاب دیکھا اور پڑھا ہے، اس وسیع وعریض ملک میں بے شمار مصاحف لکھے گئے ان میں جو آب وگل کی زد میں آنے سے بچ رہے اسکی خاصی مقدار ملک کی قدیم لائبریری اور کتب خانوں میں موجود ہے اور راقم نے ان کا معاینہ کیا ہے۔ اور جب طباعت کا دور شروع ہوا اور مصحف پہلی مرتبہ برطانیہ سے طبع ہوا وہ پہلا مطبوعہ نسخہ بھی راقم کی نظر سے گذرا ہے پس مطبوعہ مصاحف اور قدیم مخطوطہ مصاحف کو اگر ان میں رسم کی مطابقت ہے بندہ نے مؤلف ''المقنع'' دانی کے منہج کے مطابق پایا ہے۔

لہذا جس دستور ومنہاج پر ایک ہزار سال گذر گیا اور جو اہل علم میں متوارث رہا بلکہ امت مسلمہ جس سے مانوس ومتفق رہی اور اسکا سلسلہ سند اصل مصاحف عثمانیہ سے جاملتا ہے اس منہاج کے حق ہونے اور اسکے مطابق مخطوطہ ومطبوعہ مصاحف کے برحق

ہونے میں ادنی بھی شک نہیں کیا جاسکتا ہے ورنہ اجماع امت کا اعتبار متأثر ہوگا۔

﴿سعودی مصاحف کا منہج﴾

حجاز کے سابق سلطان فہد بن عبدالعزیز خادم الحرمین الشریفین نے قرآن کریم کی عالمی اشاعت کا بیڑہ اٹھایا اور ''مجمع ملک فہد'' کے نام سے ایک عظیم الشان ادارہ قائم فرمایا اسکے ذریعہ سب سے پہلے عربی طرز خط میں جس مصحف کی اشاعت ہوئی اور آج تک ہورہی ہے اس مصحف کے رسم عثمانی سے مطابقت کے لئے وہ منہج منتخب کیا گیا جو جامعہ از ہر مصر کے سو سالہ قدیم مطبوعہ ایک مصحف میں اختیار کیا گیا ہے جسکو مصر کے مشہور عالم وقاری شیخ رضوان مخللاتی (متوفی ۱۳۱۱ھ) نے متوارث منہاج یعنی علامہ دانی کی ترجیحات کو چھوڑ کر ابو داؤد سلیمان بن نجاح کی ترجیحات کے مطابق مصحف تیار کرایا، جسکی شہادت اوپر پیش کی گئی ہے از ہر مصر کا یہ مطبوعہ نسخہ راقم نے ملاحظہ کیا ہے جسکی پشت پر ابو داؤد کی ترجیحات کا ذکر صراحۃً موجود ہے اور اسی طرح کی صراحت ''مجمع،، سے شائع ہونے والے عربی طرز کے مصاحف کے اخیر میں بھی موجود ہے اور جسکے داخلی قرائن یہ ہیں کہ جن چند کلمات میں کاتب کی فروگذاشت مصری نسخہ میں واقع ہوئی ہے وہ سعودی مصاحف میں بھی بعینہ موجود ہے۔

بہرحال ''مجمع،، سے شائع ہونے والے عربی طرز خط کے مصاحف بھی ترجیحی منہج بدل جانے کے باوجود رسم عثمانی کے مطابق ہیں اور عالم عرب میں قبول عام حاصل کر چکے ہیں بلکہ حجاز کے علاوہ دیگر ممالک عربیہ میں حکومت یا مؤقر ادارہ کے زیر انتظام جو مصاحف

شائع کئے جا رہے ہیں وہ کاغذ، نقش ونگار اور جلد کے عمدہ معیار میں اگر چہ مختلف ہوں نفس مصحف اسی مصری نسخہ یا سعودی مصحف کی نقل ہے خط اور رسم الخط دونوں کا یکساں ہے جیسا کہ راقم الحروف نے شام، بحرین، قطر وغیرہ کے جدید مطبوعہ مصاحف کا معاینہ کیا ہے ۔

پس رسم الخط میں ترجیحات کے اختلاف سے حجازی مصاحف کو خلاف رسم عثمانی نہیں کہا جا سکتا تو پھر برصغیر اور دیگر ممالک عجم کے مصاحف جو دانی وشاطبی کے اصول و ترجیح کے مطابق شائع کئے جا رہے ہیں وہ کیونکر خلاف رسم کہلائیں گے۔ البتہ بعض کلمات میں کتابت کے دوران قلمی لغزش ہو جائے اور وہ لغزش چشم گرفت میں نہ آسکنے کی وجہ سے باقی رہ جائے تو یہ ممکن بلکہ واقع ہے اور قابل اصلاح ضرور ہے۔

﴿ مکتبہ دارالسلام (پاکستان) کا مطبوعہ مصحف ﴾

غالبًا ۲۰۱۲ء میں مکتبہ دارالسلام پاکستان نے سعودی مصحف کی نقل لیکر اپنے مکتبہ سے شائع کیا پھر ایک تحریر ''پاکستانی مصاحف کی حالت زار'' مکتبہ کے بعض ذمہ داروں نے شائع کی ہے مضمون کا حاصل یہ ہے کہ سعودی مصحف یا عرب ممالک کے مصاحف رسم عثمانی کے مطابق ہیں اور برصغیر کے مصاحف رسم عثمانی کے خلاف ہیں (معاذ اللہ) اسکے ذریعہ برصغیر خصوصاً پاکستان کے مسلمانوں کو ذہنی تشویش میں مبتلاء کرنے کی بے جا سعی کی گئی ہے۔ مجمع ملک فہد کے دو اہل علم محقق شیخ محمد شفاعت ربانی حفظہ اللہ اور شیخ محمد الیاس فیصل حفظہ اللہ نے '' مکتبہ دارالسلام کے مطبوعہ مصحف کی تعریف اور دوسرے مصاحف کی تنقیص'' پر اہل مکتبہ دارالسلام کی تحریر کا متانت وسنجیدگی سے علمی انداز میں مختصر

جائزہ پیش کر کے انہیں اپنی غلط روش سے ادب کے ساتھ باز رہنے کی تلقین فرمائی ہے **فجزا هم الله احسن الجزاء ۔**

اسلئے مذکورہ بالا حقائق کے پیشِ نظر پورے یقین کے ساتھ عرض ہے کہ برصغیر کے مصاحف صد فیصد رسم عثمانی کے مطابق ہیں اسے خلاف رسم بتانا یا تو حقائق سے ناواقفیت ہے یا حقائق سے انحراف کر کے عمداً امت میں ایک نئے فتنہ کی تخم ریزی کرنا ہے جس کا قلع قمع کرنا ضروری ہے خدارا ایسی خلاف حقیقت تحریروں سے مسلمانوں کی غلط رہنمائی نہ کریں اور امت میں گمراہی پھیلانے کا ذریعہ نہ بنیں ۔اللہ تعالی امت کو فتنوں سے محفوظ فرمائے اور فتنہ کے دفع کیلئے ہونے والی کوششوں کو قبول فرمائے ۔

﴿ایک غلط فہمی کا ازالہ﴾

رسم خط المصحف کے تعلق سے بعض علماء میں ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے وہ یہ کہ جب اپنے مانوس ومعروف قرآن پاک کے علاوہ دوسرے علاقہ کے مصحف کو دیکھتے ہیں اور اسکا طرزِ خط الگ ہوتا ہے تو بلا تکلف زبان پر یہ جملہ آجاتا ہے کہ اِس مصحف کا رسم الخط الگ ہے اور ہمارے مصحف کا الگ ۔ چنانچہ اپنے علاقہ کے مطبوعہ مصاحف کے مقابلہ میں جوان کے نزدیک معتبر ومتداول اور رسم عثمانی کے مطابق ہیں دوسرے علاقہ کے مصحف کے متعلق ذہنی خلجان اور شبہ ہوتا ہے کہ یہ رسم الخط کہاں سے اور کب سے ہے ۔ حالانکہ یہ سب خط (کتابت ولکھاوٹ) کا اختلاف ہوتا ہے نہ کہ رسم الخط کا ۔ رسم الخط تو تمام مصاحف میں خواہ وہ عربی ہو یا ہندی رسم عثمانی ہی ہے ۔ یہ شبہ اسلئے پیدا ہوا کہ خط کے فرق کو رسم الخط کا

فرق سمجھ لیا گیا پس دونوں میں فرق ملحوظ رکھنا چاہئے۔

﴿خط ورسم الخط کا فرق﴾

اصطلاحی اعتبار سے حروف ہجاء کو ملا کر لفظ کی صورت بنانے کو خط کہتے ہیں۔اور یہ حروف سب ملکر رہیں گے یا کچھ الگ،اور کوئی حرف بڑھایا جائے گا یا حذف ہوگا وغیرہ اسی وصل وقطع اور حذف وزیادت کی پابندی کا نام رسم الخط ہے۔(تذکرہ قاریان ہند ص۹)

خط یہ ایک علم وفن ہے اور فن کے ماہرین نے عربی خطوط کے سات اصول اور اسکے متعدد فروع بیان کئے ہیں۔ثُلث ، ریحان، محقق، نسخ، توقیع، رقاع، تعلیق ۔اِن سات کے مجموعہ کو ہفت قلم کہا جاتا ہے پھر نسخ اور تعلیق کے امتزاج سے ایک اور خط ایجاد کیا گیا جسکو نستعلیق کہتے ہیں۔بہر حال خط نام ہے نقش کا اور رسم الخط نام ہے اصول وضوابط کا، لہذا خط اور رسم الخط دو الگ الگ شی ہے۔خطوط میں تبدیلی ہوتی ہے ضابطۂ خط میں نہیں۔ پس مصحف شریف کے لکھنے کے جو اصول وضوابط ائمۂ رسم نے بیان کئے ہیں وہی رسم الخط رسم مصحف ہے جو رسم عثمانی کہلاتا ہے اور مصحف کا رسم عثمانی کے مطابق ہونا شرط لازم ہے۔حاصل یہ کہ مصاحف کے خطوط کے اختلاف سے رسم الخط (رسم مصحف) کا اختلاف نہیں سمجھنا چاہئے۔۔فافہم۔فقط

مفتی رشید احمد فریدی

مدرسہ مفتاح العلوم تراج ضلع: سورت، گجرات الہند

مؤرخہ: ۱۹/ شعبان/ ۱۴۳۶ھ مطابق: ۷/ جون/ ۲۰۱۵ء